LIBRARY
JAMIA HAMDARD
U52588
NC
297.63
J42A

Nazeeria Collection
CENTRAL LIBRARY
JAMIA HAMDARD
NEW DELHI - 62

Call No. 297.63 J42A Acc. No. 52588

This book must be returned on or before the last Date shown below.

Nazeeria Collection
CENTRAL LIBRARY
JAMIA HAMDARD
NEW DELHI - 62

Acc. No. 52588

Class No. 297.63 Book No. J42A

Author جبنی، عبدالرحمٰن

Title ایک جن کی نعت

Due on	Borrower's Signature/ No.	Returned on

۵۶۳۳

٧٨٦ هوالکل یامعین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہونیوالے

۱۸۵
تصوف

ایک جن کی نعت

عربی زبان میں اصل نعتیہ قصیدہ اور ترجمہ اردو اُسکے ساتھ

حسن نظامی دہلوی نے

ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۶ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء میں

شائع کیا

مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی

قیمت ۳ر

اسکی نقل مولانا عبدالرحمٰن صاحب جنّی نے مجھے دی ہے۔
اس قصیدۂ نعتیہ کے متعلق دو شبہ ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ موجودہ نئی روشنی کے زمانہ میں جبکہ جنّات کے وجود کا انکار کیا جاتا ہے۔ اس قصیدہ کو جن کا قصیدہ تسلیم کیا جائیگا یا نہیں۔ اور دوسرا شبہ یہ ہے کہ اگر واقعی جنّات کا وجود موجود بھی ہے۔ تب بھی یہ تسلیم کرنا کہ یہ قصیدہ واقعی کسی جن کا ہے اور وہ جن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانہ میں تھا۔ اور حضورؐ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا۔ اور اُس کا نام عمرؓ رکھا گیا تھا۔ اس کا کیا ثبوت ہے۔
پہلے شبہ کی نسبت تو میں یہ کہوں گا کہ جو لوگ مسلمان ہیں اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں اُن سب کے لیئے فرشتوں اور جنّات کا وجود تسلیم کرنا ضروری ہے۔ جن لوگوں نے شیطان اور جنات اور فرشتوں کے وجود کی نسبت تاویلات کی ہیں مجھے اُن سے بحث نہیں ہے۔ کیونکہ میں تو یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ فرشتے بھی موجود ہیں اور موجود تھے۔ اور جنات بھی موجود ہیں اور موجود تھے۔ اور شیطان بھی موجود ہے اور موجود تھا۔
قرآن مجید میں صراحت اور تفصیل اور پوری تشریح کے ساتھ بار بار فرشتوں اور جنّات اور شیطان کا ذکر آیا ہے۔ اور مجھے اور میرے ہم عقیدہ مسلمانوں کو کوئی ضرورت تاویل کی نہیں ہے کہ میں یہ کہوں کہ جنّات پہاڑی اقوام سے مراد ہیں یا شیطان انسان کے خراب جذبات کو کہتے ہیں۔ اور فرشتے انسان کے اچھے جذبات کو کہا گیا ہے۔
اس لیئے میں اس شبہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ کہ چونکہ جنّات موجود نہیں ہیں اس واسطے یہ نعت شریف کسی جن کی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ میں ایمان رکھتا ہوں کہ جنّات موجود ہیں اور ان میں مسلمان بھی ہیں۔ اور جنّات کا نعتیہ قصیدہ کہنا خلافِ عقل نہیں ہے۔ اور یہ روایت درست ہو کہ موجودہ قصیدہ کسی جن نے لکھا اور کہا۔ دوسرا یہ شبہ کہ یہ قصیدہ واقعی کسی جن کا ہی یا نہیں۔

اور واقعی وہ جن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا یا نہیں؟ اس کی نسبت میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس قصیدہ کی سند خلاف عقل نہیں ہے۔ اور چونکہ قسطنطنیہ میں اس قسم کے بہت سے تبرکات اور بہت سی تاریخی چیزیں ترکی سلاطین نے بڑی کوشش سے جمع کی تھیں اس واسطے کچھ عجب نہیں کہ یہ قصیدہ بھی وہاں موجود ہو۔ اور ہندوستانی عالم وہاں سے اُس کی نقل لائے ہوں۔

ان دونوں شبہات کی تردید کے بعد اب مجھے یہ کہنا ہے کہ قصیدہ کی موجودہ زبان اور روش سے بھی اس یقین کو تقویت پہنچتی ہے کہ وہ کسی انسانی دماغ سے نہیں نکلا۔ اگرچہ اس قصیدہ میں عربی شعرا کی سب تشبیہات موجود ہیں لیکن جس عجیب و غریب طریقہ سے ایک ہی صورت اور تقریباً ایک ہی قسم کے اعراب و حرکات و حروف کے الفاظ جمع کیے گئے ہیں یہ بات انسانی قصائد میں بہت کم ہوتی ہے۔ لہٰذا مجھے یقین ہوتا ہے کہ ضرور یہ قصیدہ کسی جن کا ہے۔

اس قصیدہ کی اشاعت کا مقصد میں اس قصیدہ کو تبلیغی سلسلہ کی طرف سے شائع کر رہا ہوں۔ اس واسطے میرا فرض ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے تبلیغی رفیقوں کو اس قصیدہ کی اشاعت کا مقصد بھی بتاؤں۔

اور وہ یہ ہے کہ ایک تو اسلام کی قدیمی اور تاریخی یادگاروں کا قائم رکھنا اور اُن کو مسلمانوں میں پھیلانا بہت ضروری بات ہے، اور دوسرے موجودہ زمانہ میں جبکہ جنّات کا عام طور سے انکار ہو رہا ہے ایک جن کا قصیدہ شکوک میں مبتلا دلوں کو مطمئن کرے گا اور وہ جنّات کے وجود کی طرف متوجہ ہوں گے۔

اور تبلیغی مقصد اس قصیدہ کی اشاعت سے یہ ہے کہ غیر مسلم اقوام میں ہزاروں لاکھوں دماغ اسی قسم کی چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں اس واسطے

میں نے یہ قصیدہ تبلیغی فنڈ سے شائع کر دیا۔ امید ہے کہ سب رفیق اور وہ مسلمان جو وجود جنات پر یقین رکھتے ہیں مسلمان جن کی اس نعت کو خاص شوق اور توجہ سے پڑھیں گے۔ والسّلام

حسن نظامی

دہلی - ۱۷ ربیع الاوّل ۱۳۴۶ھ

۱۳ ستمبر ۱۹۲۷ء

پیشکش

جو خاص جلوے تھے عشاق کی نظر کے لئے
وہ عام کر دیئے ہمنے جہان بھر کے لئے

قصیدۂ جنیۃ ایک عجیب غریب قصیدہ ہے۔ بلاشک عربی قصائد میں بالکل ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ خالص عربی ذوق کا بہترین نمونہ ہے۔ بعض استعارات و تشبیہات ایسی ہیں کہ اُن کی مثال عربی قصائد میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ ادبی نقطۂ نظر سے یہ قصیدہ ایک بے مثل تحفہ ہے۔ عربی اشعار کے نیچے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درحقیقت ترجمہ ہی ہے۔ اپنی طرف سے زائد عبارت آرائی نہیں ہی۔ اس بات کے سمجھ لینے پر قصیدہ کی شان کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اُس کے ایک ایک لفظ میں کیسے کیسے لطیف استعارات اور دلچسپ خیالات بھرے ہوئے ہیں۔

یہ قصیدہ کہاں سے آیا۔ مختصراً بیان کر دینا ضروری ہے۔ نواب واجد علی خاں صاحب رئیس ریاست بوڑہانسی ضلع بلندشہر کے کتب خانہ میں ایک کتاب "الحالۃ الفراقیۃ الانسیۃ شرح القصیدۃ الجنیۃ" ہے جس میں یہ قصیدہ درج ہے۔ قصیدہ کے متعلق اُسی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مولانا سید احمد علی صاحب زمانوی[1] نے اپنے سفر ترکی کے موقع پر یہ قصیدہ قسطنطنیہ کے شاہی کتب خانہ میں دیکھا۔ چونکہ پہلے بھی

---

[1] یعنی غازی پور زمنیہ کے رہنے والے - ۱۲

وہ اس کی شہرت سُن چکے تھے۔ اس لیئے اُنہوں نے اس قصیدہ کی ایک نقل حاصل کر لی اور ہندوستان پہنچکر سنہ ۱۳۱۰ھ میں چھپوایا اور یہی مطبوعہ کاپی بوڑ ہانسی کے کتبخانہ میں ہے۔

اس قصیدہ کے متعلق یہ بھی اُسی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ قصیدہ قوم جنّات میں سے ایک بزرگ جن کا ہے۔ جن کا نام حضرت عُمرؓ تھا۔ اور وہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابۂ کرام میں سے تھے۔

قصیدہ اپنی طرز میں بالکل نرالا ہے۔ پڑھنے اور سننے والوں کو عجیب لطف آتا ہے۔ نہ سمجھنے والا بھی سنکر ایک بار تو محو حیرت ہو جاتا ہے۔

میں یہ قصیدہ اپنے محترم حضرت خواجہ حسن نظامی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اس کی اشاعت کو ایک قابل یادگار اور مفید خدمت سمجھتا ہوں۔

خادم

عبدالرحمٰن حسنیؔ۔ بوڑ ہانسوی

مقیم دہلی۔ قرول باغ

قصیدہ جنیہ

اَشُجَاكَ تَشَتُّتُ شُعَبِ الْحَيِّ
اَفَاَنْتَ لَهٗ اَرِقٌ وَّصَبٌ

اے عاشقِ زار! تجھے کیا ہوا۔ تیرے معشوق کا قبیلہ متفرق ہو گیا۔ کیا اسی غم میں تو گھلا جاتا ہے؟ کیا اسی فکر میں تیری نیند حرام ہے؟ کیا اسی رنج میں تو بیمار ہے۔

اَمْ هُمْ شَحَطُوْا وَنَاَوْا فَهُمْ
كُمُشُ الْحَزَائِقِهِمْ نُجُبُ

کیا وہ بچھڑ گئے اور دور نکل گئے؟ وہ قدم بڑھائے جلدی جلدی بھاگے جا رہے ہیں۔ وہ اپنے گروہ کے لیے نوحہ کناں ہیں۔

فَظَلَلْتَ لِبَيْنِهِمْ اَلِمًا
تَنْهَلُّ دُمُوْعُكَ تَنْسَكِبُ

تو اُن کی جُدائی میں سراپا الم ہو گیا ہے۔ تیری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے

سیلابِ اشک جاری ہے۔

یھوِی بعرُوشِہِم اُفُضُ
رُفُضُ نُحُضُ ھُضُ غُلُبُ

اُن کی چار پائیوں کو ایسی تیز رو اونٹنیاں اُڑائے لیے جا رہی ہیں جو بھاگنے کے جوش میں اپنے بچّوں کو بھی چھوڑ گئی ہیں۔ وہ خوب موٹی تازی ہیں۔ کوچ کرتے رہنا اُن کی معمولی عادت ہے۔ جو راستہ پر چھائی رہتی ہیں۔ سواری یا بوجھ سے مغلوب نہیں ہوتی ہیں۔

قُصُدُ۔ قُوُدُ۔ اُفُدُ۔ سُرُدُ
رُشُدُ۔ نُجُدُ۔ حُشُدُ۔ شُحُبُ

وہ اونٹنیاں ہمیشہ ٹھیک راستہ چلنے والی ہیں۔ سوار کو کھینچ کر لیجانے والی ہیں بہت دوڑنے والی ہیں۔ درست اور عمدہ چال چلنے والی ہیں۔ سیدھی راہ لے چلنے والی ہیں۔ غالب اور جلد باز ہیں۔ چالاک۔ تیز قدم اور خوش رفتار ہیں۔ ستونوں کی مانند بلند اور مضبوط ہیں۔

عُجُ۔ شُجُجُ۔ لُجُجُ۔ ضُجُجُ
فُجُجُ۔ مُرُجُ۔ نُعُجُ۔ ذُھُبُ

وہ اونٹنیاں بہت بلبلاتی ہوئی چلتی ہیں۔ چال ایسی زوردار اور تیز ہے کہ گویا زمین کو کاٹتی ہوئی جا رہی ہیں۔ یا گویا سمندر کی موجیں اُمڈی چلی آ رہی ہیں۔ وہ فریاد و شور کرتی ہوئی

جاتی ہیں وہ مستوں کی طرح جھوم رہی ہیں۔ ٹھیک راہ پر چلتی ہیں۔ فربہ ہیں۔ تیز رفتار ہیں۔ ایک عجیب ہنگامہ اور چل چلاؤ لگا رکھا ہے۔

أَمْ هُمْ سَارُوْبِهِمْ أَكَسْ مَا

مَاكُنْتَ بِأَوَّلِ مَنْ غَضَبُوا

کیا وہ قافلہ والے ایسی اونٹنیوں کو لیکر چلتے ہوئے جو قابلِ دید خوبصورت مورتیں تھیں اے عاشق غمگین! تو ہی وہ پہلا شخص نہیں جس پہ انہوں نے غضب ڈھایا ہو۔ تجھ سے بہت ہیں جن پر یہ ظالم پہلے ستم توڑ چکے ہیں۔

أَدَوْا نَسَبَقْ ذِهْنِي فَهُمْ

بِضَائِعِهِمْ وُزُرُحُوْبْ

انہوں نے مجھے بیمار کر دیا۔ میری ذہنیت کو اسیر کر لیا۔ وہ اپنی کارگزاریوں کے باعث نہایت بڑے بڑے بوجھ اٹھانے والے اور عاشق کو ہلاک کرنیوالے ہیں۔

فُفُظٌ غُلُظٌ نُكُظٌ كُظُظٌ

بُدُ دُ جُدُ دُ خُدُ دُطُلْبُ

وہ اہل قافلہ سخت گو ہیں۔ سخت دل ہیں۔ جلد باز ہیں۔ سخت خو ہیں۔ پریشان کن ہیں لاابالی ہیں۔ کوچ کرنے میں زمین کو پھاڑنے والے ہیں اور منزلِ مقصود کو چاہنے والے ہیں ان کی حالت گویا اس شعر کے مطابق ہے ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

عُجُلٌ وُجُلٌ مُلُلٌ فُلُلٌ
عُلُلٌ حُلُلٌ نُحُلٌ نُعُبٌ

میرے محبوب کو لیجانے والے لوگ نہایت جلد باز ہیں۔ ایسے بھاگے جا رہے ہیں جیسے کوئی خوف زدہ بھاگتا ہو۔ وہ بہت ہی ملال دینے والے اور دل توڑنے والے ہیں۔ تیز رفتاری کے بیمار ہیں۔ ایسے جا رہے ہیں گویا زمین میں حلول کیے جاتے ہیں۔ بہت ہی چلنے والے ہیں۔ سخت تیز رو ہیں۔

شُطُطٌ عُطُطٌ حُطُطٌ مُطُطٌ
فُرُطٌ نُحُطٌ قُنُطٌ هُرُبٌ

قافلہ کو لیجانے والی اونٹنیاں موٹے کوہان والی ہیں۔ نہایت دلیر ہیں۔ اپنی مہار کو بھی بھیرنے والی ہیں۔ بہت ہی ناک بھوں چڑھانے والی ہیں۔ ظالم و جفا کار ہیں۔ سوار کو جھڑک دینے والی اور نا اُمید کرنے والی ہیں۔ اپنی رو میں بھاگی جاتی ہیں۔

فُصُصٌ خُصُصٌ غُصُصٌ نُصُصٌ
لُصُصٌ وُلُصٌ نُكُصٌ قُطُبٌ

قافلہ والے اونٹنیوں پر ایسے جمے بیٹھے ہیں جیسے انگوٹھیوں پر نگینے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ تیز رفتاری کے معاملہ میں مخصوص ہیں۔ نہایت غضبناک ہیں۔ سواریوں کو خوب چلانے والے ہیں گویا چوروں کی طرح لے بھاگنے والے ہیں۔ ان کی زرہیں چمکتی ہیں۔ وہ چلنے میں ایسے سرمست ہیں کہ عہد وصال بھی توڑ ڈالتے ہیں۔ وہ

سردار ہیں۔ غلام نہیں۔

قُلُصٌ حُدِجَتْ لِتَرَحُّلِہِمْ

بِمُقَیَّلِ مُجَالِسِہَا حُلُبٌ

اُن کی اونٹنیوں پر کوچ کے لیے کجاوے کس دیے گئے۔ وہ اونٹنیاں اپنی آرامگاہ میں دوہ لی گئی ہیں تاکہ چلنے میں ہلکی رہیں۔

خُرُقٌ شُرُقٌ طُرُقٌ عُتُقٌ

نُمُکٌ بُتُکٌ بُوُکٌ سُلُبٌ

وہ اونٹنیاں راستہ کو پھاڑتی چیرتی یوں چلی جاتی ہیں جیسے آفتاب مشرق سے سر نکالکر جلد جلد چلا آتا ہو۔ وہ اونٹنیاں راتوں رات چلتی ہیں۔ وہ بالکل آزاد رو ہیں۔ اُن کے کوہان پہاڑ کی چوٹیوں کے مانند بلند ہیں۔ وہ راستے کو ایسے طے کرتی جاتی ہیں کہ گویا زمین اُن کے پاؤں کے نیچے سے پیچھے کو بھاگی جارہی ہے وہ موٹی تازی ہیں۔ ایسی بے تحاشا بھاگی جاتی ہیں کہ گویا اُن کے بچے مرگئے ہیں اور وہ اُن کی طرف دوڑ رہی ہیں۔

هُفُفٌ رُفُفٌ شُفُفٌ قُضُفٌ

نُخُفٌ عُجُفٌ صُدُفٌ کُوُبٌ

وہ تیز رو ہیں گویا اپنی چال سے ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ ہوا کے سمندر میں ایسی بہ رہی ہیں جیسے دریا کی دھار پر کشتی۔ وہ بارش کے ساتھ آنے والی ہواؤں کی

طرح چلتی ہیں۔ لدھڑ گوشت کی نہیں ہیں۔ چلنے میں ایسی دھن کی پکی ہیں کہ کھانا پینا بھی بھول جاتی ہیں نہایت دراز قد اور اونچی ہیں چلتے چلتے بدحال ہو گئی ہیں۔

قُوْبٌ شُسُبٌ دُبُبٌ عُبُبٌ

قُطُبٌ وُطُبٌ نُعُبٌ نُقُبٌ

پھر بھی ایسی چل رہی ہیں کہ گویا اپنی ٹھوکروں سے زمین کھود ڈالیں گی۔ مستِ شباب ہیں۔ رہوار ہیں۔ اُچھلتے ہوئے پانی کی طرح کودتی ہوئی چلی جارہی ہیں۔ باوجود ایسے خشک ہیں چالاک ہیں پھرتی کرنیوالی ہیں۔ ایسی چلتی ہیں کہ گویا زمین میں سوراخ کردینگی

فَكَأَنَّ رِحَالَهُمْ طَلَعٌ

فِي اللُّجِّ مُحَلِّقُوْ قُسُبْ

اُن اونٹنیوں کا کجاوا گویا ایک گابھا ہے جو سمندر میں ایک تیز چلنے والی بھنور کے اندر چکر کھاتا ہوا چلا جارہا ہے۔

يَهْوِيْنَ لَهُمْ فِي الْآلِ مَعًا

وَالرِّيْحُ مُعَصَّفَةٌ جُوْبٌ

وہ اپنے سواروں کو عرفات کے پہاڑ (آل) میں تند و تیز ہوا کی مانند اُڑائے لیئے چلی جاتی ہیں۔

أَوْ نَخْلٌ خَلِيْجٌ هَاجَ لَهُ

نُسُوٌ مُتَعَصِّفَتٌ نُكُبٌ

یا یوں خیال کیجیے کہ وہ اونٹنیاں اُس درخت کے مانند ہیں جو سمندر کی خلیج میں واقع ہو اور سخت ہوا کے جھونکوں سے جھوم رہا ہو۔ وہ بگولے کی مانند اُڑی چلی جاتی ہیں۔

سُهُمٌ وُسُمٌ جُسُمٌ رُسُمٌ

سُلُسٌ شُمُسٌ هُمُسٌ أُدُبٌ

وہ اونٹنیاں ہرن کے بچوں کے مانند چھلانگیں مارتی ہیں۔ خوبصورت ہیں۔ عمدہ جسم والی ہیں۔ زمین پر نشان کرتی ہوئی چلتی ہیں۔ قطار میں ہر ایک ایسی ہے جیسے موتیوں کی لڑی کی پوت۔ آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ نرم آواز ہیں۔ بادب اور شائستہ ہیں۔

صُمُتٌ هُفُتٌ خُفُتٌ هُرُتٌ

بُنُتٌ شُنُتٌ عُنُتٌ سُكُبٌ

خاموش ہیں بہتے دریا کے مانند چپ چاپ چلی جاتی ہیں۔ موسلا دھار بارش کے مانند بلندی سے اُترتی ہیں۔ اُس ابر کی مانند ہلکی پھلکی جا رہی ہیں جو پانی سے خالی ہو اور اُسے ہوا اُڑائے لیئے جا رہی ہو۔ لمبے لمبے قدم رکھتی ہیں۔ ہری ہری گھاس کے مانند تر و تازہ ہیں۔ چوڑی چکلی پھیلی ہوئی ہیں۔ بڑی مشقت برداشت کرنے والی ہیں۔

خُشُتٌ بُنُتٌ غُنُثٌ رُغُثٌ
وُعُثٌ دُمُثٌ رُمُثٌ وُتُبٌ

سیلاب کی طرح سے اُمڈی ہوئی چلی آتی ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک مستقل ہے۔ ہلکی پھلکی ہے دودھ کے بوجھ سے بھی خالی ہے۔ گڑیوں کی طرح خوبصورت ہیں۔ ستون کی طرح مضبوط اور بلند ہیں۔ بڑی بھاری کشتی کی طرح کٹ دہ ہیں۔ گویا تخت یا فرش اُڑتے چلے جارہے ہیں۔

فَتَعَدَّ وَدَعْ ذِکْرًا لَّهُمْ
بَلْ کَیْفَ وَاَنْتَ بِہِمْ نَصَبٌ

(اب یہاں سے صاحبِ قصیدہ گریز کرکے نعتِ حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہتا ہے)

ہٹو اور ان اونٹنیوں اور اونٹنی والوں کا ذکر چھوڑو۔ اے دل تجھے کیا ہوگیا تو کیوں ان کے مارے دُکھی ہے۔

وَارْحُلْ قُلُصًا یَقْدِمْنَ عَلٰی
رَءُوْفٍ فَتُزَاحُ بِهِ الْکُرُبُ

تو اپنی اونٹنیوں کو کوچ کے لیئے ہانک تاکہ وہ اُس دلبرِ دلنواز کے قدموں میں جا پہنچیں۔ وہ جس کے ذریعہ سب دُکھ درد مٹ جاتے ہیں۔

فَالْخَلْقُ اِلَيْهِ جَمَاعَتُهُمْ

تُحْدٰى بِهِمْ فُسُمٌ نُجُبٌ

تمام مخلوق کے لوگ گروہ گروہ جس کی طرف چلے جا رہے ہیں اور ایسی اونٹنیوں کو حُدِی پڑھتے ہوئے لیئے جاتے ہیں جو چوڑے سینے والی اور منتخب ہیں۔

لُزُزٌ لُغُزٌ نُشُزٌ نُهُنٌ

جُمُزٌ حُضُرٌ ضُمُرٌ سُرُبٌ

وہ اونٹنیاں جن کا سینہ گوشت سے بھرا ہوا ہے چوہے کے بلوں کے مانند پیچیدہ راستہ کو وہ بآسانی طے کر رہی ہیں فربہ اور قوی ہیں۔ جوش رفتار میں گویا سینہ کے بل چلی جا رہی ہیں بہت جلد جلد قدم اُٹھاتی ہیں مجسم رفتار ہیں۔ وہ اُس پہاڑ کی مانند ہیں جو گرد وغبار سے صاف ہو تازہ شاخ کی مانند بارونق ہیں۔

شُنُخٌ رُخُخٌ مُنُخٌ دُخُخٌ

فُتُخٌ شُمُخٌ جُرُخٌ هُلُبٌ

قدآور ہیں مضبوط ہیں قوت سے بھری ہوئی ہیں۔ سیاہ اور بھوری ہیں خشمناک ہیں۔ بلند قد ہیں۔ سیلاب رواں ہیں۔ بڑے بڑے بال والی ہیں۔

هُشُشٌ خُشُشٌ عُشُشٌ فُنُشٌ

خُدُشٌ عُمُسٌ بُرُشٌ عُتُبٌ

ہشاش بشاش ہیں نکیل اور خورجیوں والی ہیں۔ جلد باز ہیں۔ دودھ دوہی ہوئی ہیں چلنے میں زمین کے اندر خراش پیدا کرنے والی ہیں۔ کسی سہارے کی محتاج نہیں ہیں رنگا رنگ ہیں۔ سراپا ناز ہیں۔

بُعُعٌ کُنُعٌ وُقُعٌ صُمُعٌ
قُطُعٌ کُمُعٌ طُمُعٌ اُلُبٌ

جہاز کے مانند سامان سے بھری ہوئی چلی جا رہی ہیں۔ ستارے کی طرح غروب ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ جنگ آزمودہ ہیں۔ چھوٹے کان والی ہیں۔ جلد جلد مسافت طے کرنے والی ہیں۔ سفر کی بہت ہی شائق ہیں۔ ہمہ تن رفتار ہیں۔

فَاَنِخْ بِنَبِیِّ الْاِلٰہِ الْخَلْقِ
اَتَتْ بِفَضَائِلِہٖ الْکُتُبُ

ٹھہر ٹھہر اے مسافر! ٹھہر قافلہ کے اونٹوں کو بٹھا دے اور پیغمبر خدا و ندِ عالم کی خدمت میں حاضر ہو جس کے فضائل میں بہت سی کتابیں آئی ہیں۔

لِنَبِیِّ ھُدًی وَنَسِیْجِ تُقًی
فَبِذَاكَ تَدِیْنُ لَہُ الْعَرَبُ

وہ جو ہدایت کرنے والا نبی ہے جس کا جامۂ وجود سراسر تقویٰ کے تاروں سے بنا ہوا ہے جبھی تو سارا عرب اُس کے دین کا جان نثار اور اُس کے نام کا فدا کار ہے۔

بِمُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ وَذِی الْخَیْرَاتِ
مَنَازِلُهٗ الرُّحُبْ

وہ محمدؐ جو خدا کی طرف سے مبعوث ہے تمام خوبیوں کا مالک ہے جس کے مراتب و مدارج نہایت ہی بلند اور وسیع ہیں۔

وَالْحَوْضُ لَهُ الرُّكْنُ مَعًا
وَالْبَیْتُ دَمَكَّةَ وَالْحُجُبْ

حوض کوثر بھی اُس کا ہے مکّہ رکن و مقام کعبہ اور اُس کے پردے ان سب کا وہی مالک ہے۔

نَصْرًا هُزِمَ الْاَحْزَابُ لَهٗ
فَتَمَامُ صَنَائِعِهِ الرُّعُبْ

اُسی کی مدد کے لیئے تمام قوموں کے جتھے پسپا کر دیے گئے۔ اُس محبوب کے سارے کام پیارے ہیں۔

فَهَدَیْتَ فَاَنْتَ جَلَوْتَ عَمًا
وَاَضَاءَ یَدَاكَ لَنَا السَّبَبْ

اے ہمارے محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو نے ہدایت کر کے اندھوں

52588

کی آنکھیں کھول دیں اسی لیے حقیقت اور کامیابی کے راستے روشن ہوئے۔ دروازے کھل گئے۔

وَاِلَیْكَ مُحَمَّدُ اِنْبَعَثَتْ
جُوْنٌ بِاٰخِسَّتِهَا تَثِبُوْا

اے میرے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم! تیری ہی خدمت میں اونٹنیاں مع اپنی نکیل اور خورجیوں کے بادب بیٹھی ہوئی ہیں۔

وَاِلَیْكَ رَحَلْتُ مَعَاقَ اُوْلِیْ
کُتُبٍ وَمَعَاشِرَ قَدْ ذَهَبُوْا

اے میرے آقا! میں بھی حاضر دربار ہوا ہوں اے مولا! تو تمام گزشتہ کتب وہدایت والوں کا سرتاج ہے۔

لِتَجُوْدَ عَلَیَّ فَتُعْطِیَنِیْ
بِشَرَائِعَ لَیْسَ لَهَا ثُلُبُ

اے میرے داتا! میں حاضر خدمت ہوا ہوں کہ تو مجھے اپنی عنایت سے بے عیب شریعت عطا کر دے۔

فَاللّٰهُ هَدَاكَ وَاَنْتَ هَدَیْتَ
فَدَلَّ لِمِلَّتِكَ النُّصُبُ

خدا نے تجھے ہدایت دی ہے اور تو سب کا ہادی ہے۔ تیرے دین کے آگے تمام بُت سرنگوں ہو گئے ہیں۔

فَصَلٰوۃُ اِلٰہِ الْخَلْقِ عَلَیْکَ
وَجَادَ فَمِلِکَتِ السَّکَبُ

تجھ پر خداوند عالم کا درود و سلام۔ اور تیرے روضۂ مبارک پر رحمتِ الٰہی کی موسلا دھار بارش ہو۔

اس قصیدے کے فائدے

چونکہ یہ مسلم بات ہے کہ یہ نعتیہ قصیدہ ایک جن کا لکھا ہوا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور جس نے خود آنحضرتؐ کے سامنے اسلام قبول کیا تھا اور چونکہ یہ قصیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں لکھا گیا ہے اس واسطے میرا خیال ہے کہ اس کے پڑھنے والے کئی قسم کے فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔

تبلیغی فائدہ تبلیغی فائدہ تو اس قصیدہ سے یہ ہو سکتا ہے کہ عربی مدرسوں کے طالبعلم اس قصیدہ کو حفظ یاد کر لیں اور مخالف اسلام اقوام کو سُنائیں۔ خدا نے چاہا محض اس قصیدہ کی برکت سے بہت سے غیر مسلم اسلام قبول کر لیں گے۔

حیوانوں کی بیماریوں میں کام لو چونکہ اس قصیدہ میں اہلِ عرب کے رواج کے موافق اونٹوں اور اونٹنیوں

کا بہت ذکر آیا ہے اس واسطے میرا خیال ہے کہ اگر یہ قصیدہ حیوانوں یعنی اونٹوں اور بکریوں اور گائے بھینس اور مرغیوں اور گھوڑوں وغیرہ کی بیماریوں میں استعمال کیا جائے تو یقیناً اس سے فائدہ پہنچے گا۔

میری رائے یہ ہے کہ عامل لوگ یہ قصیدہ پڑھ کر پانی پر دم کردیں اور وہ پانی بیمار جانوروں کو پلایا جائے اور ان کے اوپر بھی ڈالا جائے تو کیا عجب ہے کہ اُن کی بیماریاں دور ہو جائیں۔

قصیدۂ بردہ بھی ایک نعتیہ قصیدہ ہے اور محض اس وجہ سے کہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہے اور ایک خاص محبت کے جذبہ سے لکھا گیا ہے اس واسطے ہزاروں لاکھوں آدمی اس قصیدہ کے عامل ہیں اور انسان کے مختلف مقاصد کے فائدہ کے لیئے قصیدۂ بردہ کو پڑھتے ہیں۔ حالانکہ جب قصیدۂ بردہ لکھا گیا تھا اُس وقت یہ کسی کو خیال بھی نہ تھا کہ قصیدہ کسی زمانہ میں ایک عمل بن جائیگا۔ یہاں تک کہ میرا خیال ہے کہ قصیدہ لکھنے والے بزرگ کو بھی یہ توقع نہ ہوگی کہ اُن کا قصیدہ کسی زمانہ میں ایسا پرتاثیر مانا جائے گا کہ لوگ اپنی بیماریوں اور مصیبتوں میں اس کو پڑھکر اس کے ذریعہ حل مشکلات کیا کریں گے۔

یہ قصیدہ بھی اسی قسم کا ہے بلکہ قصیدۂ بردہ کے مصنف کو یہ خصوصیت حاصل نہیں تھی۔ کیونکہ قصیدۂ بردہ کے مصنف نہ قوم جنات میں تھے اور نہ رسول اللہ کے صحابی تھے اور نہ رسول اللہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ اس واسطے قصیدۂ جنیہ کی تاثیرات میں سمجھتا ہوں بعض کاموں میں قصیدۂ بردہ سے بھی بڑھ جائیں گی کیونکہ یہ قصیدہ ایک جن کا لکھا ہوا ہے جو رسول اللہ کے صحابی تھے اور رسول اللہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ قصیدۂ جنیہ کے پڑھنے اور عمل میں لانے سے وہ نتائج پیدا نہوں جو قصیدۂ بردہ کے پڑھنے اور عمل میں لانے سے پیدا ہوتے ہیں۔

فن جفر اور فن اعداد و حروف کے جاننے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس قصیدہ کے

الفاظ خاص قسم کے ہیں اور اکثر الفاظ مشترک اور متحد حروف سے بنائے گئے ہیں اور ضرور ان الفاظ میں جفر اور علم الاعداد اور علم الحروف کے اسرار پوشیدہ ہونے چاہئیں۔ میں نے شروع کے دیباچہ میں بھی اشارتاً یہ بات لکھی تھی کہ اس قصیدے میں عجیب قسم کے ہمشکل الفاظ جمع کیئے گئے ہیں۔ لیکن جب میں نے دو چار دفعہ اس قصیدہ کو پڑھا تو میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ ہمشکل الفاظ کا جمع کرنا محض انشا پردازی اور نعت دانی کا کمال دکھانے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے اندر علم الاعداد اور علم الحروف کے کچھ رموز بھی مخفی ہیں۔

آسیب زدہ لوگوں کا علاج

اور یہ خیال تو میرا پوری طرح مستحکم ہے کہ جن عورتوں اور مردوں پر کسی جن یا آسیب یا بھوت پریت کا خلل ہو اُن کے لیئے یہ قصیدہ بہت ہی مفید ہوگا اور میرا یہ خیال بے دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ اگر واقعی کسی عورت مرد پر جن کا سایہ ہوا اور وہ جن گزشتہ زمانہ کے متبرک اور صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، جن کا لکھا ہوا قصیدہ سُنے تو لازمی طور سے اُس تکلیف دینے والے جن اور آسیب پر اس کا اثر ہوگا اور وہ جن اور آسیب آزار دہی سے باز آجائیگا۔

بھوت پریت چڑیل وغیرہ خبیث اثرات تو اس قصیدہ سے یقینی طور پر دور ہو جائیں گے کیونکہ یہ قصیدہ ایک نہایت برگزیدہ اور صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھا ہوا ہے اور کیا عجیب ہے کہ اُس جن نے یہ قصیدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا بھی ہو۔ اس واسطے اس قصیدہ کے الفاظ میں ایک قدرتی اثر اور برکت کا پیدا ہو جانا خلاف عقل نہیں ہے۔ اور ایسی زبردست تاثیر کے قصیدہ کے سامنے معمولی بھوت پریت چڑیل وغیرہ کا باقی رہنا قطعی ناممکن ہے۔

عامل لوگ توجہ کریں

مجھے عملیات کے فن سے پُرانا تعلق ہے۔ اگرچہ میں کوئی بڑا کامیاب عامل نہیں ہوں لیکن جو کچھ

تھوڑی بہت واقفیت مجھے فن اعمال سے ہے اُس کا لحاظ کر کے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس قصیدۂ جنّیہ میں مجکو کئی باتیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جن کی طرف اہل کمال عامل اگر توجہ کرینگے تو وہ اس قصیدے کے اندرونی اثرات سے واقف ہوجائینگے اس واسطے میں ہندوستان کے تمام عامل حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس قصیدہ کو اپنے فن کے اصول سے دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ آیا میرا یہ قیاس درست ہے یا نہیں۔

مجھے اپنے اس خیال پر زیادہ اصرار نہیں ہے کہ اس قصیدہ میں ضرور کچھ اندرونی چیزیں مخفی ہیں یا یہ قصیدہ جانوروں کی بیماریوں اور آسیب زدہ لوگوں کو یقینی طور سے مفید ہوگا۔

میں نے تو محض اپنا ذاتی خیال ظاہر کیا ہے۔ اس کے بعد عامل حضرات غور کرسکتے ہیں کہ میرا یہ قیاس درست ہے یا نہیں۔ اگر اُن کی رائے میں میرا یہ قیاس درست ہو اور وہ اس قصیدہ کو مذکورہ فائدوں کے لیئے کارآمد سمجھتے ہوں تو مجکو بھی مطلع کریں اور اس قصیدہ سے مفاد عامہ کا کام لیں اور وہی حضرات ٹھیک طور سے بتا سکیں گے کہ کیونکر فائدہ اُٹھایا جائے۔ اور کیا طریقہ اس قصیدہ کے استعمال کا ہو۔

توہمات سے آزادی میں جانتا ہوں کہ عملیات اور جنّات اور بھوت پریت کا اعتقاد زیادہ تر اُن لوگوں کو ہوتا ہے جو کم علمی یا بے علمی کے سبب توہمات میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض دھوکے باز بناوٹی عامل ایسے توہم پرست لوگوں کو راتدن لوٹتے رہتے ہیں اور یہ توہم پرست لوگ عموماً اپنے بیماروں کا طبّی علاج نہیں کرتے اور بیماریوں کو آسیب یا جن یا اوپری خلل سمجھکر تعویذ گنڈے کراتے رہتے ہیں اور اسی طرح بہت سے بچّوں اور بڑوں کی قبل از وقت جان جاتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نہیں چاہتا کہ کوئی بات توہمات کو بڑھانے والی میری قلم سے نکلے۔ اور اس قصیدہ کی نسبت میرا یہ لکھنا کہ اس کے اندر

ممکن ہے کہ کچھ اندرونی تاثیرات پوشیدہ ہوں تو ہمات بڑھانے کے لیئے
ہرگز نہیں ہے۔ نہ میں اس خیال کے پیش کرنے سے اس قصیدہ کو ہردلعزیز
بنانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ قصیدہ محض ۳؍ کا ہے اور ۳؍ میں اتنا فائدہ مجھکو
نہیں ہو سکتا جس کی طمع میں میں لوگوں کا نقصان چاہوں اور نقصان کراؤں۔
میں نے تو یہ خیال محض فن اعمال اور مفاد عامّہ کی وجہ سے ظاہر کیا ہے اور
چونکہ میں عملیات کی تاثیر کا قائل ہوں اور جفر اور علم الاعداد اور علم الحروف
کو بھی ٹھیک سمجھتا ہوں۔ اس واسطے محض اس اعتراض کے سبب کہ لوگ مجھے
توہمات پیدا کرنیوالا کہیں گے ایک ایسی چیز سے قطع نظر نہیں کر سکتا جس کو خود میرا
ضمیر فن اعمال کے لیئے مفید اور کارآمد سمجھتا ہو۔

امید ہے کہ میں نے جو کچھ اس قصیدہ کی نسبت لکھا وہ اُسی نیت سے
پڑھا جائے گا جو نیت اس عبارت کے لکھتے وقت میرے اندر تھی تاکہ خدا
کی مخلوق اس قصیدہ سے گمراہ نہ ہو بلکہ کچھ فائدہ اُٹھائے۔

حسن نظامی

درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ دہلی
یکم ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ہجری

۷۸۶

تسخیر مہر وقہر

یعنی

اعمال حزب البحر

H.M.S. Central Library NAZIRIA COLLECTION Hamdard, N.D.-62
S2588

حزب البحر ایک مشہور دعا ہے۔ عربی زبان میں ہے۔ اور سینکڑوں برس سے لاکھوں عامل اس دعا کو بطور عمل کے پڑھا کرتے ہیں اور بے شمار بندگان خدا کو حزب البحر کے عمل سے فائدے پہنچے ہیں۔

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کو بھی اس دعا کے بہت سے اعمال مختلف مشائخ ہندوستان و مصر و فلسطین و شام و حجاز سے حاصل ہوئے تھے۔ اور انہوں نے وہ تمام اعمال مفاد عامہ کی نیت سے ایک کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔ اور ان اعمال کے کرنے کی عام اجازت دیدی ہے لہذا

جو شخص اعمال حزب البحر سے فائدہ اُٹھانا چاہے

وہ یہ کتاب فوراً منگا لے

اصل دعا عربی زبان میں ہے۔ مگر اُسکا اُردو زبان میں مفہوم بھی لکھد یا گیا ہے۔ اور عمل کرنے کے سب طریقے بھی اُردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

ملنے کا پتہ:- ابن عربی کارکن حلقہ مشائخ بکڈپو دہلی

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصانیف

فاطمی دعوتِ اسلام ضخامت ۲۴۰ صفحے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ یہ کتاب اشاعت اسلام کی تاریخ اور طریقوں کی نسبت اُردو زبان کیا سب زبانوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ہر مسلمان داعی اسلام بن سکتا ہے۔ قیمت تین روپئے۔ جو لوگ تبلیغی کام کرنے کا یقین دلائیں اُن سے قیمت عہ

ذکرِ غوث پاک رضؓ محفلنامہ گیارھویں شریف حضور غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رضؓ کی مفصل سوانح عمری اور گیارھویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے سب سے زیادہ معتبر کتاب نظم اور نثر سے آراستہ ۸۸ صفحے۔ کاغذ چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ قیمت ۱۲؍

امام الزمان کی آمد ۸۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ تین بار چھپی ہے۔ تیسرے ایڈیشن میں کئی نایاب مضامین کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں حسب ذیل مضامین ہیں:۔ شیخ سنوسی کے پانچوں رسالوں کا خلاصہ۔ دنیا میں کیا کیا انقلابات آنے والے ہیں؟ ایک انگریز کی پیشین گوئیوں کا خلاصہ کہ یورپ بھی امام الزمان کو قبول کرلیگا۔ اور یہ پیشینگوئی کہ دنیا میں ایک نئی سلطنت ظاہر ہونے والی ہے جو سب حکومتوں پر غالب آجائیگی۔ سب سے بڑا اضافہ یہ ہوا ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام نایاب قصائد اس کتاب میں درج کردئے گئے ہیں اور موجودہ بادشاہ افغانستان غازی امیر امان اللہ خان کے وہ حالات لکھے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غازی موصوف ہی اسلام کے وہ تاجدار ہونے والے ہیں جن کی بشارت دی جاتی ہے قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ

کارکن حلقہ مشائخ بُک ڈپو دہلی

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصنیفات

لاہوتی آپ بیتی سولہ صفحہ کی کتاب ہے۔ لکھائی، چھپائی اچھی۔ کاغذ اعلیٰ پہلے یہ آپ بیتی حسن
کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ اب علیحدہ رسالہ کی شکل میں چھپی ہے۔ اس میں مس
و معاد کی کیفیت۔ نفس انسانی کے اس کالبد خاکی میں جلوہ گر ہونے سے قبل و بعد کے حالات۔ اسرار
کی سر گزشت۔ حضرت انسان کی لن ترانیاں۔ مَیں کے ولولے اور بالآخر بشفاعت خیر البشر بحر تو
میں غوطہ زن ہوکر قرب ربانی میں فائز ہونے کا تذکرہ۔ قیمت ۲ر

اُردو دعائیں ضخامت ۸۰ صفحے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس میں حسب ذیل مضامین ہ
فلسفۂ دعا۔ بچہ کی ولادت کے وقت ماں باپ کی دعا۔ بسم اللہ خوانی
وقت کی دعا۔ بچہ کو مدرسے بھیجتے وقت ماں کی دعا۔ مدرسہ میں لڑکوں کی دعا۔ نکاح کے وقت کی
بیٹی کے وداع کے وقت ماں کی دعا۔ سسرال میں جاکر دُلہن کی دعا۔ دُلہن کو دیکھکر دولھا کی دعا۔ ب
کے سامنے پڑھنے کی دعا۔ صبح اُٹھکر اور کھانے سے پہلے کی دعائیں۔ کھانے کے بعد کی دعا۔ رات
کھانے کی دعا۔ سوتے وقت کی دعا۔ تہجد کے وقت کی دعا۔ نمازوں کے بعد کی دعائیں۔ غرض اسی
اور بہت سی دعائیں ہیں۔ یہ سب خواجہ صاحب نے اُردو زبان میں لکھی ہیں۔ اوران کے علاوہ احادیث
شریف میں جتنی دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو بھی زبان عربی میں مع اُردو ترجمہ کے تمام و کمال در
کیا گیا ہے۔ بہت مقبول کتاب ہے۔ پانچ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت پہلے ۸ر تھی۔ اب اضاف
ساتھ ۱۰ر ہے۔

داعی اسلام ضخامت ۴۰ صفحے۔ یہ تیسرا ایڈیشن ہے جس میں ہر مسلمان کو داعیِ اسلام بنانے ا
حفاظت و اشاعتِ اسلام کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اور جس کا تمام ہندوست
میں آجکل غلغلہ ہے اور جس کے ترجمے ہندوستان کی ہر زبان میں ہو گئے ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی
کاغذ معمولی۔ قیمت ۳ر

کارکن حلقہ مشائخ بُک ڈپو دہلی سے طلب فرمائیے